

خالصتاً وضعی قوانین کے مطابق فیصلہ
کرنا یا انکا نفاذ کرنا

علماء امت کی نظر میں

الشیخ مفتی عبدالعزیز نعیم حفظہ اللہ



www.alfitan.com



مجرد وضعی قانون کے مطابق
فیصلہ یا ان کا نفاذ، حید
علماء امت کی نظر میں

خالصتاً وضعی قوانین کے مطابق فیصلہ
کرنا یا انکا نفاذ کرنا

علماء امت کی نظر میں

الشیخ مفتی عبدالعزیز نعیم حفظہ اللہ



www.alfitan.com



خالصتاً وضعی قانون کے مطابق
فیصلہ یا ان کا نفاذ، علماء امت
کی نظر

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله اما بعد !

الل سنت کا موقف ہے کہ مجرد وضعی قانون کے
مطابق فیصلہ یا اس کا نفاذ خارج عن الملة نہیں ہے
الا یہ کہ اس کے ساتھ استحلال قلبی یا انکار بھی

وَجِبَكَ خَوَارِجَ اس قَانُونِ س بِالْكَلِّ بِ بِرِّ اور بِ
 پروا نظر آتے ہیں آئے دور حاضر کے جيد علماء
 کے دلائل سے بات کو سمجھتے ہیں ؛

◀ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وخاصة الكلام : لا بد من معرفة أن الكفر كالفسق
 والظلم ينقسم الى قسمين : كفر وفسق وظلم يخرج من
 الملة وكل ذلك يعود الى الاستحلال القلبي وآخر لا
 يخرج من الملة يعود الى الاستحلال العملي.“

”ماری اس طویل بحث کا خلاصہ کلام کچھ یوں
 ہے کہ یہ جان لینا چاہیے کہ کفر بھی ظلم اور فسق
 کی مانند دو طرح کا ہے ایک کفر، ظلم اور فسق و
 فجور تو وہ ہے جو ملت اسلامیہ سے نکل جانے کا باعث
 بنتا ہے اور یہ وہ قسم ہے جس میں کوئی شخص
 اسے دل سے حلال سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے اور
 دوسرا کفر، ظلم یا فسق وہ ہے جو ملت اسلامیہ سے
 خارج نہیں کرتا اور یہ وہ قسم ہے جس کا مرتکب
 عملی طور پر اس کفر، ظلم یا فسق والے عمل کو حلال
 سمجھ رہا ہے یعنی دلی طور پر وہ اسے حرام اور گناہ
 ہی سمجھ رہا ہے تو ہے“

(التحذیر من فتنة التکفیر : ص ۹، ۱۰)

◀ سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ بن باز رحمہ
 اللہ فرماتے ہیں:

”فقد اطلعت على الجواب المفيد الذي تفضل به صاحب
 الفضيلة الشيخ محمد ناصر الدين الألباني وفقه
 اللہ المنشور في صحيفة المسلمون الذي اجاب به
 فضيلته من سأل عن ” تكفير من حكم بغير ما أنزل
 اللہ من غير تفصيل“ ...

وَقَدْ أَوْضَحَ أَنَّ الْكُفْرَ كُفْرَانٌ : أَكْبَرُ وَأَصْغَرُ كَمَا
 أَنَّ الظلم ظلمانٌ وهكذا الفسق فسقان : أكبر
 وأصغر.

فمن استحل الحكم بغير ما أنزل اللہ أو الزنى

أَو الرِّبَا أَوْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْمَحْرَمَاتِ الْمَجْمَعِ عَلَى تَحْرِيمِهَا فَقَدْ كَفَرَ كَفْرًا كَبِيرًا وَظَلَمَ ظُلْمًا كَبِيرًا وَفَسَقَ فَسَقًا كَبِيرًا : وَمَنْ فَعَلَهَا بِدُونِ اسْتِحْلَالِ كَانُ كَفْرًا كَفْرًا أَصْغَرَ وَظَلَمًا ظُلْمًا أَصْغَرَ.

”میں تکفیر کے مسئلہ میں اس جواب سے مطلع ہوا جس کے علامہ البانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور وہ ’المسلمون‘ نامی اخبار میں نشر ہوا ہے اپنی اس فتویٰ میں انہوں نے بغیر کسی تفصیل کے اس شخص کی تکفیر کے جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کیا ہو‘ کے بارے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے ...

شیخ البانی نے یہ واضح کیا ہے کہ کفر دو قسم کا ہے : ایک کفر اکبر اور دوسرا کفر اصغر جیسا کہ ظلم اور فسق و فجور بھی دو قسم کا ہے ایک ظلم اکبر اور دوسرا ظلم اصغر ‘ اسی طرح ایک فسق اکبر اور دوسرا فسق اصغر ہے

جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے کو جائز اور حلال سمجھا یا زنا یا سود یا ان کے علاوہ مجمع علیہ حرام شدہ امور میں سے کسی امر کو حلال سمجھا تو اس کا کفر تو کفر اکبر ہے یا اس کا ظلم تو ظلم اکبر اور اس کا فسق تو فسق اکبر ہے اور جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کو حلال جانے بغیر اس کے خلاف فیصلہ دیا تو اس کا کفر تو کفر اصغر ہے اور اس کا ظلم بھی ظلم اصغر ہے

(التحذیر من فتنۃ التکفیر : ص ۱۳ ، ۱۴)

بعض لوگوں کو شیخ بن باز رحمہ اللہ کے ایک فتویٰ سے یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ وہ وضعی قوانین کے مطابق فیصلوں کو مطلق طور پر کفر سمجھتے تھے حالانکہ شیخ کا یہ فتویٰ بھی ان کے مذکورہ بالا فتاویٰ کا ایک بیان ہے

◀ شیخ بن باز رحمہ اللہ نے ایک جگہ فرمایا ہے :

” وكل دولة لا تحکم بشرع اللہ ولا تنصاع لحکم اللہ

ولا ترضا ۞ فهى دولة جاهلية كافرة ظالمة فاسقة بنص
هذه الآيات المحكمات

” ۞ رياست جو اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ
کرتی ۞ و اور اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم نہ
کرتی ۞ و اور اللہ کے حکم پر راضی نہ ۞ و تو وہ
مذکورہ بالا محکم آیات کی روشنی میں جاہل، کافر،
ظالم اور فاسق ریاست ۞ ”

(المفصل فی شرح آیت الولا والبراء : ص ۲۸۸)

اس فتویٰ میں ’ترضا‘ کے الفاظ اس بات کی واضح
دلیل ہیں کہ شیخ بن باز رحمہ اللہ اس مسلمان
ریاست کی تکفیر کرتے ہیں جو غیر اللہ کی شریعت کے
مطابق فیصلہ کرنے کو جائز اور حلال سمجھتی ۞ و اور
یہی بات جمہور سلفی علماء بھی کہتے ہیں ۞

شیخ بن باز رحمہ اللہ کے جلیل القدر تلامذہ نہ بھی
ان کی طرف اسی موقف کی نسبت کی ۞ جس میں ان کے
حوالہ سے بیان کر رہے ہیں ۞

◀ شیخ عبد اللہ بن عبد العزیز جبرین رحمہ اللہ
فرماتے ہیں:

”فقد ذهب بعض أهل العلم الى أن مجرد تحكيم
قانون أو نظام عام مخالف لشرع الله تعالى كفر
مخرج من إملة ولو لم يصحب الاعتقاد إن هذا
القانون أفضل من شرع الله أو مثله أو يجوز
الحكم به... وقد رجح شيخنا الشيخ عبد العزیز بن باز
والشيخ ابن عثيمين رحمهما الله القول الأول؛

وهو أن الحكم بغير ما أنزل الله لا يكون كفرا
مخرجا من إملة مطلقا حتى يصحب الاعتقاد جواز
الحكم به أو أن أفضل من حكم الله أو مثله
أو أي مكفر آخر.

” بعض اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ مجرد کسی خلاف
شرع وضعی قانون یا نظام عام سے فیصلہ کرنا ایسا
کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہے اگرچہ

اس شخص کا یہ اعتقاد نہ بھی ہو کہ وضعی قانون اللہ کی شریعت سے افضل یا اس کے برابر ہے یا اس سے فیصلہ کرنا جائز ہے ... ہمارے دونوں مشائخ کرام ' شیخ بن باز اور شیخ بن عثیمین رحمہما اللہ نے اس مسئلہ میں پہلے قول کو ترجیح دی ہے

اور وہ یہ ہے کہ ؛ مطلق طور پر اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا ایسا کفر نہیں ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہو حتیٰ کہ وہ فیصلہ کرنے والا شخص غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتا ہو یا شریعت سے افضل یا اس سے بہتر سمجھتا ہو یا اس قسم کا کوئی کفریہ سبب پایا جاتا ہو

(تسهيل العقيدة السلامية : ص ۲۴۲-۲۴۳)

◀ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”والذی فہم من کلام الشیخین : إن الکفر لمن استحل ذلك واما من حکم به علی انہ معصية مخالفة : فهذا ليس بکافر لانہ لم يستحل لكن يكون خوفا او عجزا او ما اشبه ذلك.“

”شیخین یعنی شیخ بن باز اور علامہ البانی کے کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے حاکم کا حقیقی کفر اس صورت میں واقع ہوگا جب وہ اپنے اس فعل کو بالکل جائز سمجھتا ہو جبکہ جو حاکم غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کو معصیت یا دین کی مخالفت سمجھے تو وہ حقیقی کافر نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنے اس فعل کو حلال نہیں سمجھا بعض اوقات کوئی حاکم خوف یا عجز یا اس قسم کی وجوہات کی وجہ سے بھی شریعت کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے، (لہذا اس صورت میں بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا)“

(التحذیر من فتنة التكفير : ص ۱۶)

◀ اسی طرح ایک اور مقام پر ایک سوال کے جواب میں
شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سؤال: ” اذا أُلزم الحاكم إلماس بشریعة مخالفة
للكتاب والسنة مع اعترافه بان الحق ما فى الكتاب
والسنة لكن يرى الزام الناس بهذا الشریعة شهوة
او لإعتبارات اخرى هل يكون بفعل هذا كافر ام
لا بد ان ينظر فى اعتقاده فى هذا المسألة ؟

فأجاب: أما فى ما يتعلق بالحكم بغير ما أنزل
إله فهو كما فى كتاب العزيز ينقسم الى ثلاث
اقسام : كفر وظلم وفسق على حسب الاسباب التى بنى
عليها هذا الحكم

فهذا الرجل يحكم بغير ما أنزل الله تبعاً لهوا
مع علمه بان الحق فيما قضى الله به فهذا لا يكفر
لكن بين فاسق وظالم.

وإما ما اذا كان يشرع حكماً عاماً تمشى عليه الأمة يرى
ان ذلك من المصلحة وقد لبس عليه فيه فلا يكفر
ايضاً لان كثير من الحكام عندهم جهل بعلم
الشریعة ويتصل بمن لا يعرف الحكم الشرعى وهم يرون
عالمًا كبيراً فيحصل بذلك مخالفة

واذا كان يعلم الشرع ولكن حكم بهذا إله وشرع هذا
وجعل دستوراً يمشى الناس عليه نعتقد انه ظالم فى
ذلك وللحق الذى جاء فى الكتاب والسنة اننا لا
نستطيع ان نكفر هذا

وإنما نكفر من يرى ان الحكم بغير ما أنزل الله
اولى ان يكون الناس عليه او مثل حكم الله
عزوجل فان هذا كافر لان يكذب بقول تعالى ليس
الله باحكم الحاكمين وقول تعالى احكم
الجاهلية يبغون ومن احسن من الله حكماً لقوم
يوقنون.

سؤال: ” اگر کوئی حاکم کتاب و سنت کے مخالف کسی
قانون کو نافذ کرتا ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی
اعتراف کرتا ہے کہ حق وہی ہے جو قرآن و سنت میں ہے

اور اس قرآن و سنت کے مخالف قانون کو اپنی خواہش نفس یا کئی اور وجوہات کی بناء پر نافذ کرتا ہے تو کیا اپنے اس فعل سے وہ کافر ہو جائے گا یا یہ لازم ہے کہ اس مسئلہ میں اس پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لیے اس کا عقیدہ دیکھا جانا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنے کی قرآن میں تین قسمیں یعنی کفر، ظلم اور فسق و فجور بیان کی گئی ہیں اور ان قسموں کا اطلاق اس حکم کے اسباب کے اعتبار سے بدلتا جاتا ہے۔

پس اگر کسی شخص نے اپنی خواہش نفس کے تحت ما ا نزل اللہ کے علاوہ سے فیصلہ کیا جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ کا فیصلہ حق ہے تو ایسے شخص کی تکفیر نہ ہوگی اور یہ ظالم اور فاسق کے مابین کسی رتبہ پر ہوگا۔

اور اگر کوئی حکمران اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مخالف کو تشریح عام یعنی عمومی قانون کے طور پر نافذ کرتا ہے تاکہ امت مسلمہ اس پر عمل کرے اور ایسا وہ اس لیے کرتا ہے کہ اسے (حالات کے مطابق) اس میں کوئی مصلحت دکھائی دیتی ہے حالانکہ اصل حقیقت اس سے پوشیدہ ہوتی ہے (یعنی اس میں کچھ جمالیات پائی جاتی ہیں) تو ایسے حکمران کی بھی تکفیر نہ ہوگی کیونکہ اکثر حکمرانوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شرعی احکام سے ناواقف ہوتے ہیں اور انہیں ایسے جاہل مشیروں کا قرب حاصل ہوتا ہے جنہیں وہ بہت بڑا عالم سمجھ رہے ہوتے ہیں پس اس طرح وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی حکمران شریعت کو جاننے اور علم ہونے کے باوجود کسی وضعی قانون کے مطابق فیصلہ کر دیا یا اسے بطور قانون اور دستور نافذ کر دیا تاکہ لوگ اس پر عمل کریں تو ایسے حکمران کے بارے میں بھی ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ظالم ہے اور وہ حق بات ہے جو قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ ہم اس حکمران کی بھی تکفیر نہ کریں۔

م تو صرف اسی حکمران کی تکفیر کریں گے جو ما
ا نزل اللہ کے غیر کے مطابق اس عقیدے کے ساتھ
فیصلہ کرے کہ لوگوں کا ما ا نزل اللہ کے علاوہ پر
چلنا اللہ کے حکم پر چلنے سے بہتر ہے یا وہ اللہ
کے حکم کے برابر ہے ایسا حکمران بلاشبہ کافر ہے
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قول ' کیا اللہ تعالیٰ سب
حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے ' اور ' کیا وہ
جاہلیت کے فیصلے سے فیصلہ چاہتا ہے اور اللہ سے
بہتر کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے ' ایسی قوم کے لیے جو
کے یقین رکھتے ہیں ' کا انکار کرتا ہے۔"

(تحکیم قوانین کے متعلق اقوال سلف: ص ۳۱-۳۲)

◀ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے پڑپوتے شیخ عبد
اللطیف بن عبد الرحمن آل الشیخ رحمہما اللہ
فرماتے ہیں:

" وانما يحرم اذا كان المستند الى الشريعة باطلة
تخالف الكتاب والسنة كما حكام اليونان والفرنج
والتر وقوانينهم التي مصدرها آراؤهم واهواؤهم
وكذلك البادية وعاداتهم الجارية. فمن استحل الحكم
بهذا في الدماء او غيرها فهو كافر قال تعالى :
ومن لم يحكم بما ا نزل اللہ فا ولئک هم الکفرون.

وهذه الآية ذكر فيها بعض المفسرين : ان الكفر
المراد هنا: كفر دون الكفر الأكبر لا نهم فهموا
انها تتناول من حكم بغير ما ا نزل اللہ وهو غير
مستحل لذك لكنهم لا ينازعون في عمومها للمستحل
وان كفر مخرج عن الملة."

" اگر کتاب و سنت کے مخالف باطل احکامات مثلاً
یونانی، انگریزی اور تاتاری قوانین کے جن کا منبع
و سرچشمہ اہل باطل کی خواہشات اور آراء ہوتی
ہیں، کو شرعی مرجع بنا لیا جائے تو یہ صرف ایک
حرام کام ہے اسی طرح کا معاملہ قبائلی جرگوں اور
ان کے رسوم و رواج کے مطابق فیصلوں کا بھی ہے یعنی
وہ بھی ایک حرام فعل ہے پس جس نے ان باطل قوانین

كہ مطابق قتل و غارت اور دیگر مسائل میں فیصلہ کرنے کو حلال سمجھا تو ایسا شخص کافر ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ کو نازل کردہ کتب مطابق فیصلہ نہ دے کرے تو وہ کافر ہے

بعض مفسرین نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں کفر سے مراد کفر اکبر سے چھوٹا کفر یعنی "کفر اصغر" ہے کیونکہ ان مفسرین کے فہم کے مطابق اس آیت میں ما ا نزل اللہ کے علاوہ کتب مطابق فیصلہ کرنے سے مراد اس فیصلہ کو حلال نہ سمجھنا ہے اور کرنا ہے لیکن اہل علم کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو حکمران اس فیصلہ کو حلال سمجھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے

(منہاج التاویس والتقدیس فی کشف شبہات داؤد بن جرجیس: ص ۷۰، دار الہدایة)

◀ مفسر قرآن شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فالحکم بغير ما ا نزل اللہ من ا عمال اهل الكفر وقد يكون کفر ينقل عن الملة وذلك اذا اعتقد حلاً وجوازاً"

وقد يكون كبيرة من كبائر الذنوب ومن ا عمال الكفر قد استحق من فعل العذاب الشديد... فهو ظلم اكبر عند استحلاله وعظيمة كبيرة عند فعله غير مستحل له.

"ما ا نزل اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کفر ہے اور بعض صورتوں میں یہ دائرہ اسلام سے اخراج کا باعث بھی بنتا ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب کوئی شخص اپنے اس فعل کو حلال اور جائز سمجھتا ہے"

اور بعض اوقات یہ فعل ایک کبیرہ گناہ اور کفر ہے فعل ہوتا ہے جس کا فاعل شدید عذاب کا مستحق ہے پس اگر اس شخص نے اپنے اس فعل کو حلال سمجھا تو یہ کفر اکبر ہے اور اگر اس فعل کو حلال نہ سمجھا تو اس وقت یہ ایک کبیرہ گناہ ہے

(تفسیر سعدی: المائدة : ٤٥)

◀ شیخ عبد المحسن العباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سوال: ”هل استبدال الشريعة الاسلامية بالقوانين الوضعية كفر في ذاتها؟ أم يحتاج الى الاستحلال القلبي والاعتقاد بجواز ذلك؟ وهل هناك فرق في الحكم مرة بغير ما أنزل الله وجعل القوانين تشريعا عاما مع اعتقاد عدم جواز ذلك؟“

الجواب: يبدو أن لا فرق بين الحكم في مسألة أو عشرة أو مئة أو أقل أو أكثر فما دام الانسان يعتبر نفسه أن مخطيء وأن فعله أمرا منكرا وأن فعله معصية وأن خائف من الذنب فهذا كفر دون كفر وما مع الاستحلال ولو كان في مسألة واحدة وهو يستحل فيها الحكم بغير ما أنزل الله ويعتبر ذلك حلالا فنحن يكون كفرا كبيرا.

(شرح سنن أبي داود للشيخ عبد المحسن العباد جلد 10، ص 332 المكتبة الشاملة' الاصدار الثالث)

سوال: کیا شریعت اسلامیہ کی جگہ وضعی قوانین کا نفاذ بنفسہ کفر ہے؟ یا اس کفر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان دلی طور پر اس فعل کو حلال سمجھتا اور اس کے جواز کا عقیدہ رکھتا ہو؟ کیا ایک مرتبہ ما انزل اللہ کے غیر کے مطابق فیصلہ کرنے اور وضعی قوانین کو مستقل و عمومی قانون بنا لینے میں کوئی فرق ہے جبکہ قانون ساز اس قانون سازی کے جائز نہ ہونے کا بھی عقیدہ رکھتا ہو؟

جواب: یہ بات ظاہر ہے کہ کسی ایک مقدم یا دس یا سو یا اس سے زائد یا کم میں فیصلہ کرنے سے شرعی حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک انسان یہ سمجھتا ہو کہ وہ خطر کار ہے اور اس نے ایک برا اور نافرمانی کا کام کیا ہے اور اسے اپنے گناہ کا خوف بھی لاحق ہو تو یہ کفر اصغر ہے اور اگر وہ اپنے اس فعل کو حلال سمجھتا ہو چاہے ایک مقدم میں ہی کیوں نہ ہو اور وہ اس مقدم میں ما انزل اللہ کے

غير كہ مطابق فيصلہ کو حلال سمجھتا ہو تو یہ کفر اکبر ہو گا

(شرح سنن ابی داؤد للشيخ عبد المحسن العباد
:جلد 10، ص 332، المكتبة الشاملة، الاصدار الثالث)

◀ شيخ عبد اللہ بن عبد العزيز جبرين رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ان يضع تشريعا أو قانونا مخالفا لما جاء في كتاب اللہ و سنة رسولہ و يحكم به معتقدا جواز الحكم بهذا القانون أو معتقدا ان هذا القانون خير من حكم اللہ أو مثلا فهذا شرك مخرج من الملة.“

”یہ کہ حکمران کوئی ایسی قانون سازی کرے جو کتاب اللہ اور سنت رسول کہ مخالف ہو اور وہ اس قانون کہ مطابق فیصلہ کرنے کو عقیدہ کہ اعتبار سے جائز سمجھتا ہو یا اس قانون کو اپنے عقیدہ میں اللہ کہ حکم سے بہتر خیال کرتا ہو یا اس کہ برابر سمجھتا ہو تو یہ ایسا شرک ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہے“

(تسهيل العقيدة الاسلامية: ص ۲۴۲)

پس معاصر سلفی علماء کہ نزدیک غیر اللہ کی شریعت کہ مطابق فیصلہ کرنے والے حکمرانوں کا کفر دو قسم کا ہے: کفر حقیقی اور کفر عملی

اگر تو حکمران غیر اللہ کی شریعت کہ مطابق فیصلہ اس کو حلال شریعت اسلامیہ سے بہتر اس کہ برابر اور جائز سمجھتے ہوئے کر رہے ہیں تو یہ کفر اعتقادی ہے ورنہ کفر عملی

◀ اب اگر اس موقف کہ قائل محترم مبشر احمد ربانی صاحب گمراہی پر ہیں یا مرجئ ہیں تو ان کہ ہم ہم و ہم مسلک سلف صالحین جو کہ مندرجہ ذیل ہیں، و بھی گمراہ و مرجئ ہیں؟

اس تقسیم کے قائلین:

عبد اللہ بن عباس

امام احمد بن حنبل

امام محمد بن نصر مروزی

امام ابن جریر طبری

امام ابن بطہ

امام ابن عبد البر

امام سمعانی

امام ابن جوزی

امام ابن العربی

امام قرطبی

امام ابن تیمیہ

امام ابن قیم

امام ابن کثیر

امام شاطبی

امام ابن اُبی العز الحنفی

امام ابن حجر عسقلانی

شیخ عبد للطیف بن عبد الرحمن آل الشیخ

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی

علامہ صدیق حسن خان

علامہ محمد اُمین شنقیطی رحمہم اللہ اُجمعین

شیخ عبد المحسن العباد

پاکستان کے مفسر قرآن شیخ عبد السلام الرستمی رحمہم اللہ

شیخ حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ جیسے
جید علماء کرام بھی شامل ہیں

اب یا تو یہ سب گمراہ ہیں یا پھر اول
السنن والجماعہ پر ”تحکیم بغیر ما انزل
اللہ“ کے مسئلہ میں گمراہی اور ارجاء کا
الزام لگانے والے خود سے خارجیت کے دہیے
کو چھپانے کی معصومانہ کوشش کرتے پھر رہیں
ہیں؟؟؟